۳۔ دستور کی خصوصیات

گزشتہ دو اسباق میں ہم نے دستور سازی اور دستور کی تمہید کے بارے میں معلومات حاصل کی۔ ہم نے مقتدر، سماج وادی، غیر مذہبی ملک اور عوامی جمہوریہ جیسی اصطلاحات کا مفہوم بھی سمجھ لیا ہے۔ دستور کی تمہید میں دیے ہوئے مقاصد ہمارے دستور کی خصوصیات بھی ہیں۔ ہم اس سبق میں مندرجہ بالا خصوصیات کے علاوہ دستور کی دیگر خصوصیات کا مطالعہ کریں گے۔

وِفاقی نظام (حکومت) : وفاقی نظام ہمارے دستور کی ایک اہم خصوصیت ہے۔ وسیع علاقوں اور کثیر آبادی والے ممالک میں حکومت کرنے کا ایک طریقہ وفاقی نظامِ حکومت ہے۔ وسیع علاقہ ہونے کی وجہ سے ایک ہی مقام سے اتنے بڑے علاقے کا انتظام کرنا مشکل ہوتا ہے۔ مزید یہ کہ دور دراز کے علاقے نظر انداز ہوجاتے ہیں اور ان علاقوں کے لوگوں کو حکومتی امور میں شامل ہونے کے مواقع بھی نہیں ملتے۔ اس لیے وفاقی نظام میں دو سطحوں پر حکومت ہوتی ہے۔ پورے ملک کی حفاظت کرنا، دیگر ملکوں سے کاروبار اور تعلقات رکھنا، امن قائم رکھنا وغیرہ امور مرکزی حکومت نبھاتی ہے۔ اسے مرکزی حکومت یا وفاقی حکومت کہتے ہیں۔ وفاقی حکومت پورے ملک کا کاروبار سنبھالتی ہے۔

ہم جس علاقے یا ریاست میں رہتے ہیں اس ریاست کے حکومتی اُمور چلانے والی حکومت ریاستی حکومت کہلاتی ہے۔ 'ریاستی حکومت' ایک مخصوص ریاست کا نظامِ حکومت سنبھالتی ہے۔ مثلاً مہاراشٹر کی ریاستی حکومت۔

دو سطحوں پر آپسی تال میل کے ساتھ مختلف موضوعات پر قانون سازی کرکے حکومتی اُمور چلانے کے نظام کو وفاقی نظام کہتے ہیں۔

اختیارات کی تقسیم : وفاقی حکومت اور ریاستی حکومت کے درمیان دستور نے اختیارات کی تقسیم کی ہے۔ آئیے دیکھیں کہ اس تقسیم کے مطابق کن موضوعات کے اختیارات کسے حاصل ہیں۔

ہمارے دستور نے تین فہرستیں تیار کی ہیں جن میں مختلف موضوعات کو شامل کیا گیا ہے۔

پہلی فہرست کو مرکزی یا وفاقی فہرست کہا جاتا ہے۔ اس فہرست میں کل ۹۷/ موضوعات ہیں جن پر وفاقی حکومت قانون سازی کا اختیار رکھتی ہے۔ ریاستی اختیارات کی ریاستی فہرست میں کل ۶۶/ موضوعات ہیں جن پر ریاستی حکومت قانون سازی کرتی ہے۔ تیسری فہرست 'مشترکہ فہرست' ہے جس میں ۴۷/ موضوعات ہیں۔ ان میں موجود موضوعات پر دونوں حکومتوں یعنی وفاقی حکومت اور ریاستی حکومت کو قانون سازی کا اختیار ہے۔ ان تین فہرستوں میں درج موضوعات کے علاوہ کسی نئے موضوع پر قانون سازی کا اختیار وفاقی حکومت کو ہوتا ہے۔ اس اختیار کو 'خصوصی اختیار' کہا جاتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

بھارت کی وفاقی حکومت میں اختیارات کی تقسیم خصوصیات سے پُر ہے۔ وفاقی حکومت اور ریاستی حکومتوں کے لیے باہمی تعاون کے ذریعے ملک کی ترقی کرنا اسی وجہ سے ممکن ہوتا ہے۔ حکومتی اُمور میں شہریوں کی شمولیت اسی طریقے کی دین ہے۔

کون سے موضوعات کس کے پاس ہیں؟

۱۔ **وفاقی حکومت کے پاس موضوعات :** دفاع، خارجہ اُمور، جنگ اور امن، کرنسی، بین الاقوامی تجارت وغیرہ۔

۲۔ **ریاستی حکومتوں کے پاس موضوعات :** زراعت، نظم ونسق، مقامی انتظامیہ، صحت، جیل انتظامیہ وغیرہ۔

۳۔ **دونوں حکومتوں کے پاس مشترکہ موضوعات :** روزگار، ماحولیات، معاشی اور سماجی منصوبہ بندی، انفرادی قانون سازی، تعلیم وغیرہ۔

مرکز کے زیرِ انتظام علاقے : بھارت میں ایک وفاقی

حکومت، ۲۸ ریاستی حکومتیں اور ۹ مرکز کے زیرِ انتظام علاقے ہیں۔ مرکز کے زیرِ انتظام علاقے وفاقی حکومت کے ماتحت ہوتے ہیں۔ نئی دہلی، دمن - دیو، پدوچیری، چندی گڑھ، دادرا-نگر حویلی، اندمان-نکوبار اور لکش دویپ جمّوں وکشمیر اور لدّاخ مرکز کے زیرِ انتظام علاقے ہیں۔

آئیے، کر کے دیکھیں۔

شمال مشرق میں واقع ریاستوں کی فہرست بنائیے۔
ان ریاستوں کے صدر مقام کے مشہور شہر کون سے ہیں؟

پارلیمانی طرزِ حکومت : بھارت کے دستور نے حکومت کے لیے پارلیمانی طرز تجویز کیا ہے۔ پارلیمانی طرزِ حکومت میں پارلیمنٹ یعنی مجلسِ قانون ساز کو فیصلہ کرنے کا اختیار ہوتا ہے۔ بھارت کی پارلیمنٹ میں صدرِ جمہوریہ، لوک سبھا (ایوانِ زیریں) اور راجیہ سبھا (ایوانِ بالا) شامل ہیں۔ براہِ راست حکومتی امور چلانے والی وزرا کونسل کا انتخاب لوک سبھا سے کیا جاتا ہے۔ یہ وزرا کونسل لوک سبھا کو ہی جواب دہ ہوتی ہے۔ پارلیمانی طرزِ حکومت میں پارلیمنٹ میں ہونے والے مباحثے اور غور و خوض

کیا آپ جانتے ہیں؟

رائج نوٹ

آپ نے رائج نوٹ دیکھے ہیں۔ ان پر 'بھارت سرکار' لکھا ہوا ہوتا ہے یعنی مرکزی حکومت کی جانب سے ضمانت مہیا کیا ہوا۔

پولیس کے کاندھوں پر لگے بِلّے (بیج) آپ نے دیکھے ہوں گے تو ان پر 'مہاراشٹر پولیس' لکھا ہوا دِکھائی دیتا ہے۔

'بھارتیہ ریل' اور 'مہاراشٹر راجیہ پری وہن مہامنڈل' بھی آپ نے پڑھا ہوگا۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے ملک میں دو سطحوں پر حکومت ہوتی ہے۔ ایک مرکزی حکومت اور دوسری ریاستی حکومت۔ مثلاً مہاراشٹر حکومت، کرناٹک حکومت وغیرہ۔

مہاراشٹر پولیس کا نشانِ امتیاز

بھارتیہ ریل کا نشانِ امتیاز

مہاراشٹر راجیہ پری وہن مہامنڈل کا نشانِ امتیاز

نہایت اہم ہوتے ہیں۔

آزاد عدلیہ : بھارت کے دستور نے آزادانہ نظامِ انصاف قائم کیا ہے۔ جب تنازعات آپسی بات چیت سے حل نہ ہوسکیں اس صورت میں لوگ انصاف حاصل کرنے کے لیے عدالت جاتے ہیں۔ عدالت دونوں فریقوں کی بات سن کر فیصلہ کرتی ہے۔ انصاف رسانی کا یہ کام نہایت غیر جانبداری کے ساتھ ہوتا ہے۔ عدالتوں پر کسی بھی قسم کا دباؤ نہ ہو اس لیے دستور میں عدلیہ کو زیادہ سے زیادہ آزادی فراہم کرنے کے لیے قوانین وضع کیے گئے ہیں۔ مثلاً ججوں کا تقرر حکومت نہیں بلکہ صدرِ جمہوریہ براہِ راست کرتے ہیں۔ ججوں کو آسانی کے ساتھ ان کے عہدے سے برطرف نہیں کیا جاسکتا۔

واحد شہریت : بھارت کے دستور نے ملک کے شہریوں کو واحد شہریت دی ہے یعنی 'بھارتی' شہریت

دستور میں تبدیلی کا طریقہ : دستور میں درج ترمیمات (شِقوں) میں حالات کے مطابق تبدیلی یا اصلاح کرنا ہوتی ہے۔ لیکن دستور میں بار بار تبدیلیاں کرنے سے عدم استحکام پیدا ہوسکتا

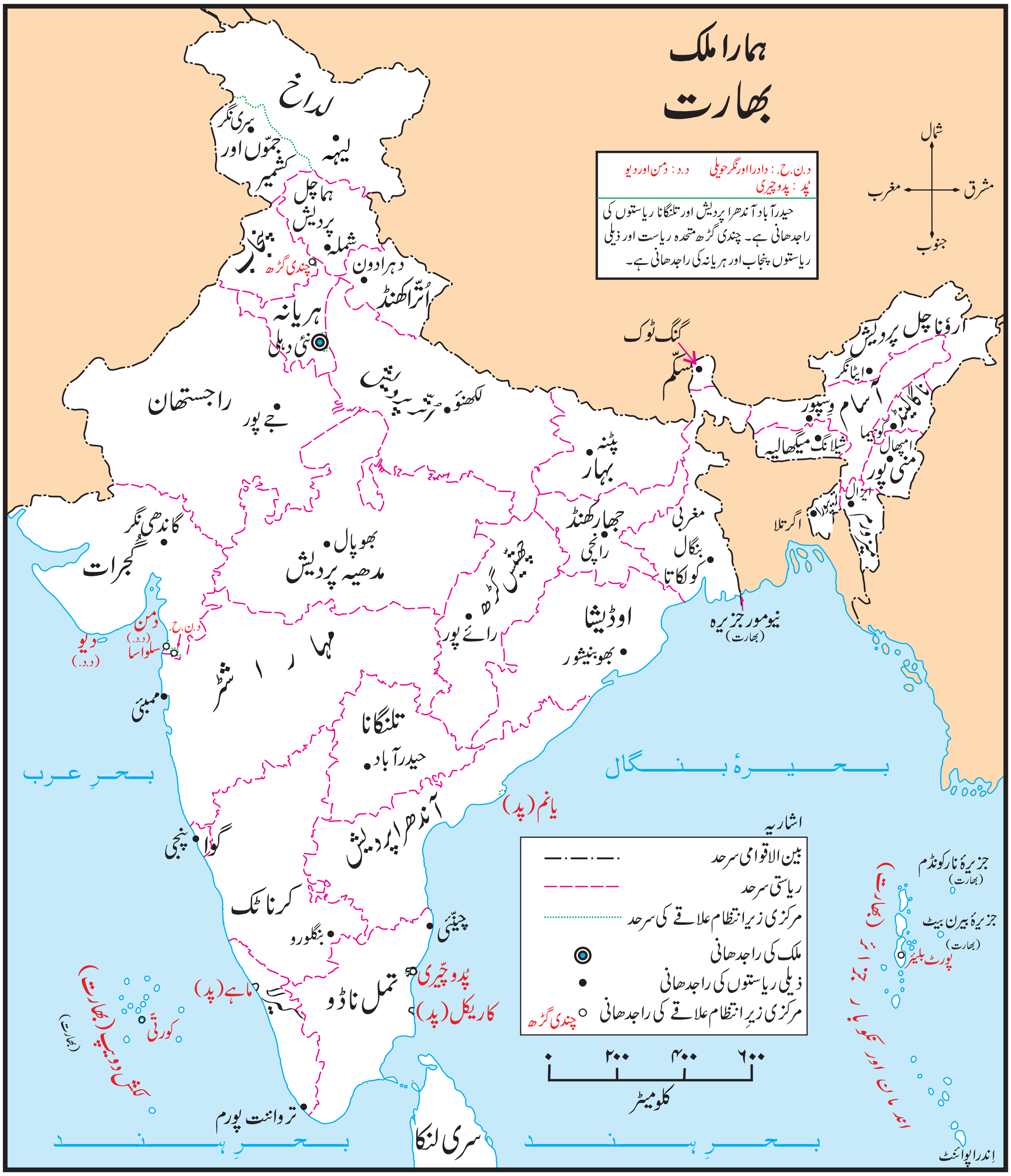

ہے۔اس لیے کسی بھی قسم کی تبدیلی یا ترمیم سے قبل اس پر غور وفکر کا ایک مکمل عمل دستور میں واضح کیا گیا ہے۔دستور میں کسی بھی قسم کی تبدیلی کرنا ہو تو اسی طریقے سے کرنا پڑتا ہے۔دستور میں تبدیلی کا یہ عمل کئی خصوصیات کا حامل ہے۔ یہ نہ بہت مشکل ہے اور نہ ہی نہایت آسان۔اس میں اہم تبدیلیوں اور اصلاحات کے لیے غور وفکر کی گنجائش فراہم کی گئی ہے۔عام طور پر اس عمل میں اتنی لچک ہے کہ دستور میں اصلاح یا تبدیلی آسانی سے ہوسکتی ہے۔

تلاش کیجیے :

اب تک بھارت کے دستور میں کتنی مرتبہ اصلاح کی جا چکی ہے؟

الیکشن کمیشن (انتخابی ماموریہ) : الیکشن کمیشن سے متعلق آپ نے اخبارات میں پڑھا ہی ہوگا۔ بھارت چونکہ ایک جمہوری ملک ہے اس لیے عوام کو ایک مخصوص مدت کے بعد دوبارہ اپنے نمائندے منتخب کرنا ہوتے ہیں۔ اس مقصد کے لیے انتخابات منعقد کیے جاتے ہیں۔ ان انتخابات کا انعقاد کھلے اور آزادانہ ماحول میں ہونا ضروری ہوتا ہے۔اسی وقت شہری اپنے پسندیدہ نمائندے کو کسی دباؤ کے بغیر منتخب کرسکتے ہیں۔ اگر حکومت انتخابات کا انعقاد کرتی ہے تو آزادانہ اور کھلے ماحول کی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔ اس لیے ہمارے دستور نے انتخابات منعقد کروانے کی ذمہ داری ایک آزاد ادارے کو سونپی ہے جسے الیکشن کمیشن کہا جاتا ہے۔اہم انتخابات کے انعقاد کی ذمہ داری الیکشن کمیشن پر ہی ہوتی ہے۔

بتائیے تو بھلا!

ہمارے موجودہ الیکشن کمشنر کون ہیں؟ انتخابات کا ضابطۂ اخلاق کسے کہتے ہیں؟ حلقۂ رائے دہی سے کیا مراد ہے؟

ہمارے دستور کی بہت سی خصوصیات ہیں۔اس سبق میں ہم نے کچھ اہم خصوصیات کا مطالعہ کیا ہے۔ بنیادی حقوق سے متعلق تفصیلی قانون سازی بھی ہمارے دستور کی اہم خصوصیت ہے۔ ہم اگلے سبق میں اسی خصوصیت کا مطالعہ کریں گے۔

مشق

(۱) وفاقی نظام کے مطابق اختیارات کی تقسیم کس طرح کی گئی ہے؟ اس کی فہرست ذیل کی جدول میں مکمل کیجیے۔

وفاقی حکومت	ریاستی حکومت	دونوں حکومتوں کے پاس مشترکہ موضوعات
۱۔	۱۔	۱۔ ....
۲۔	۲۔	۲۔ ....
۳۔	۳۔	۳۔ ....

(۲) مناسب الفاظ لکھیے :

۱۔ پورے ملک کے حکومتی اُمور چلانے والا نظام : ....

۲۔ دو فہرستوں کے علاوہ دیگر فہرست ....

۳۔ انتخابات کا انعقاد کرانے والا ادارہ ....

(۳) آ ئیے، لکھیں :

۱۔ وفاقی نظام میں دو سطحوں پر حکومت ہوتی ہے۔

۲۔ خصوصی اختیار سے کیا مراد ہے؟

۳۔ دستور نے عدلیہ کو آزاد اور غیر جانب دار رکھا ہے۔

(۴) آزاد عدلیہ کے فائدے اور نقصانات پر اپنی جماعت میں مباحثہ منعقد کیجیے۔

(۵) الکٹرانک ووٹنگ مشین (EVM) کے استعمال کے فائدوں کے باب میں معلومات حاصل کیجیے۔

سرگرمی :

اپنی جماعت میں الیکشن کمیشن قائم کیجیے اور اس الیکشن کمیشن کی رہنمائی میں جماعت کے انتخابات کا انعقاد کیجیے۔

***